بسم اللہ الرحمن الرحیم

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَالصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ عَلَى خَاتَمِ الأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِين، أَمَّا بَعْدُ:

19: چھٹکارے اور نجات کا راستہ اتباع اور بدعت سے دوری ہی ہے۔ حصہ اوّل

کن سلفیاً علی الجادۃ، الشیخ العلامہ عبدالسلام السحیمی حفظہ اللہ کے اس عظیم اور پیارے رسالے کی شرح کا درس جاری ہے۔ پچھلے درس میں ہم نے اہل بدعت کے منہج کے متعلق چند باتیں کی تھیں اور یہ شیخ صاحب کے حسن تصنیف میں سے ہے کہ پہلے اہل سنت کا منہج بیان کیا اور پھر ساتھ اہل بدعت کا منہج بھی ساتھ بیان کیا کیونکہ ضد سے چیز کی مزید وضاحت ہوتی ہے۔

اور ایک واجب بھی تھا پچھلے درس میں کیا واجب تھا؟ اہل سنت اور اہل بدعت کے منہج میں کیا فرق ہے آپ نے دونوں کو آمنے سامنے رکھ کر دیکھنا ہے کہ اہل سنت کا منہج یہ ہے اہل بدعت کا منہج یہ ہے تاکہ ان دونوں میں جو فرق ہے وہ نمایاں ہو جائے سب کے لیے کوئی چیز کسی پر مخفی نہ رہے تاکہ کسی کے پاس کوئی حجت نہ ہو کہ ہمیں تو علم ہی نہیں تھا اہل بدعت کا منہج ہوتا کیا ہے ہم اسے حق سمجھتے رہے ہیں۔

﴿فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ﴾ (یونس:32)، یا حق ہے یا باطل ہے گمراہی ہے، اگر حق کو سمجھ لیا ہے صحیح منہج سمجھ لیا ہے اور غلط منہج بھی سمجھ لیا ہے اب کوئی عذر یا بہانہ باقی نہیں رہتا سوائے خواہشات نفسانی کے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے اور ہمیں منہج سلف پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر باطل منہج سے ہمیں دور فرمائے اور ہمیں اپنے علماء کے ساتھ مضبوطی سے رہنے کی اور سلف صالحین کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)۔

آج کی نشست میں شیخ صاحب حفظہ اللہ فرماتے ہیں "طريق الخلاص والنجاة هو بالاتباع وترك الإبتداع" (چھٹکارے اور نجات کا راستہ اتباع اور بدعت سے دوری ہی ہے)۔

"طريق الخلاص" (طریق (راستہ) خلاص (چھٹکارا)) "النجاة" (نجات) "هو بالاتباع" (اتباع ہی سے ہے) "وترك الإبتداع" (اور بدعت سے دوری اختیار کرنا یا بدعت کو ترک کرنے سے ہے (سبحان اللہ))۔

حق منہج سمجھ لیا باطل منہج بھی سمجھ لیا اب اس باطل منہج سے نجات ممکن ہے کہ نہیں چھٹکارا ممکن ہے کہ نہیں؟ اب نجات کا طریقہ کیا ہے؟ تاکہ کوئی شخص یہ نہ کہے چلو ہمیں یہ تو پتہ چل گیا کہ منہج حق یہ ہے منہج باطل یہ ہے لیکن منہج باطل سے ہم بچیں تو بچیں کیسے؟ ورنہ جب آپ سمجھ لیتے ہیں جان لیتے ہیں کہ یہ علامات ہیں یا یہ منہج ہے اہل بدعت کا اور اس سے پہلے آپ نے منہج سلف جان لیا ہے اور سمجھ لیا ہے اچھے طریقے سے سمجھ دار لوگوں کے لیے اور جو حق کے متلاشی ہیں ان کے لیے اتنا ہی کافی ہوتا ہے لیکن بعض لوگ کیونکہ جب ان نظریات کو یا ان نظریات پر جب عمل کرنا چاہتے ہیں تب ان کو مشکل پیش آتی ہے، اب بولنے اور سننے کی حد تک تو ٹھیک ہے جب عمل کرتے ہیں تب مسئلہ ہوتا ہے۔

تو ان غلط راستوں سے اس باطل منہج سے ہم کیسے دوسری اختیار کر سکتے ہیں شیخ صاحب (حفظہ اللہ) نے چند اہم باتیں اس میں بیان کی ہیں، بڑی موٹی موٹی باتیں ہیں میں سمجھتا ہوں اگر آج ہمارے ساتھ یعنی کوئی بچہ بھی اگر صرف کان کھول کر سنتا ہے (یعنی غور سے سننا ہے توجہ کے ساتھ سننا ہے) تو بالکل آسان باتیں ہونے والی ہیں ان شاءاللہ۔

شیخ صاحب (حفظہ اللہ) فرماتے ہیں "قال شيخ الإسلام في كتاب العبودية" (شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ معروف تصنیف العبودیۃ میں فرماتے ہیں) "وجِمَاع الدين أصلان" (مکمل سارے کے سارے دین کی بنیاد دو چیزوں پر ہے (دین کا مجموعہ دو چیزوں پر ہے، سارے کا سارا دین آپ سمیٹنا چاہتے ہیں مختصراً یہ دو بنیادیں آپ کو نظر آتی ہیں "أصلان")) "أن لا نعبد إلا الله" (اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی بھی عبادت نہ کریں (یہ پہلا ہے)) "ولا نعبده إلا بما شرع" (اور اللہ تعالیٰ کی عبادت نہ کریں الا یہ کہ جسے اللہ تعالیٰ نے مشروع فرمایا ہے)۔

جو دین اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو شریعت نازل ہوئی ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہم نے اس شریعت پر چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنی ہے یعنی عبادت اگر آپ صرف اللہ تعالیٰ کی کرتے ہیں اسے توحید کہتے ہیں یہ آدھے مسئلے کا حل ہے۔ میں کیوں کہہ رہا ہوں آدھے مسئلے کا حل؟ کیونکہ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم موحدین ہو چکے ہیں اب کافی ہے ہمارے لیے، اور اکثر لوگوں سے آپ سنتے ہوں گے جتنے بھی اہل بدعت اور ضلالۃ آج جو فساد برپا کر رہے ہیں دنیا میں جب ان کے خلاف بات کی جاتی ہے کہتے ہیں کہ موحدین تو ہیں نا، موحد تو ہے توحید کا سبق بھی دیتا ہے (سبحان اللہ)۔

یہ آدھے دین پر عمل ہے ابھی آدھا دین باقی ہے آدھا دین کیا باقی ہے؟ کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنی ہے اپنی مرضی سے نہیں کس کی مرضی سے؟ جس کا یہ دین ہے۔ دین کس کا ہے؟ اللہ تعالیٰ کا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس دین کی بنیاد جو وحی ہے اپنے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرمائی اور قال اللہ و قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے دین کی بنیاد ہے اور یہ دو اصل ہیں (أصلان)۔ شیخ صاحب فرماتے ہیں "لا نعبده بالبدع" (ہم بدعت سے اللہ تعالیٰ کی عبادت نہیں کرتے)۔

بدعت ہے کیا کوئی دنیاوی مسئلہ ہے بدعت یا کوئی دینی مسئلہ ہے بدعت کی تعریف کیا ہے؟ "الأحداث في الدين من غير دليل" یہ بدعت ہے دین میں نئی چیز ایجاد کرنا بغیر دلیل کے۔ کس نے کہا ہے یہ تعریف کہاں

سے لے کر آئے ہیں؟ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے۔ کیا فرمان ہے؟ صحیح بخاری کی روایت میں "مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ" واضح ہے کہ نہیں؟

"مَنْ أَحْدَثَ" (جس نے بھی نئی چیز ایجاد کی ہے) "فِي أَمْرِنَا هَذَا" (دین میں (دین سے تعلق ہے "أَمْرِنَا هَذَا")) ۔لیس فی کل أمر "فِي أَمْرِنَا هَذَا" متعین ہو گیا کہ نہیں؟ کیا فرق ہے دونوں میں؟ اسم اشارہ تخصیص کے لیے ہوتا ہے کہ خاص طور پر اس اُمر کے لیے۔ کون سا اُمر ہے؟ دین کا اُمر ہے۔ "مَا لَيْسَ مِنْهُ" (جو اس میں سے نہیں ہے (یعنی جس کی کوئی دلیل نہیں ہے))۔ نتیجہ کیا ہے؟ "فَهُوَ رَدٌّ" (مردود ہے وہ)۔ وہ کبھی دین بن نہیں سکتا اور جو مردود ہے وہ بدعت ہے گمراہی ہے ضلالت ہے۔

شیخ صاحب حفظہ اللہ فرماتے ہیں "لا نعبده بالبدع" بدعت سے اللہ تعالیٰ کی عبادت نہیں کرتے کیونکہ بدعت کا تعلق دین سے ہے اور لوگ اسے عبادت سمجھ بیٹھتے ہیں اللہ تعالیٰ کی نزدیکی کا، قرب کا راستہ اور ذریعہ سمجھ بیٹھتے ہیں اور دین میں نئی چیز ایجاد کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی ہے۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں "كما قال تعالىٰ" (جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے) ﴿فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا﴾۔

حفظ: یہ آیت یاد کرنی ہے اور غالباً اکثر ساتھیوں کو یاد بھی ہو گی، سورۃ الکھف ہر جمعہ کو پڑھتے ہیں الحمد للہ اور سب سے آخری آیت یہ ہے (یہ آخری آیت کا حصہ ہے پوری آیت بھی نہیں ہے) اور میں گزارش کرتا ہوں کہ مکمل آیت آپ نے حفظ کرنی ہے۔ مکمل آیت کیا ہے؟

﴿قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا﴾ (الکھف:110)

شاہد اس آخری جملے میں ہے جو شیخ صاحب حفظہ اللہ نے یہاں پر بیان کیا ہے شیخ صاحب فرماتے ہیں "فقد أمر الله سبحانه وتعالیٰ في هذه الآية" (اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں حکم دیا ہے)۔ کیا حکم ہے؟ "أن يكون العمل صالحاً" (کہ عمل صالح ہونا چاہیے)۔ "أي" (عمل صالح سے کیا مراد ہے) "موافقاً للسنة" (سنت کے مطابق ہو اسے عمل صالح کہتے ہیں) "ثم أمر أن يخلصه صاحبه لله" (پھر یہ حکم دیا کہ اس اُمر کو اس عبادت کو خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لیے بجالائے)۔

عمل صالح کی دو شرطیں ہیں (۱) "الإخلاص لله"۔ (۲) "اتباع رسول الله صلی الله علیه وسلم"۔ اس آیت کریمہ میں اتباع کو پہلے بیان کیا ہے اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ توحید سے پہلے اتباع سنت ہے، نہیں! کلمہ توحید کیا ہے؟ لا إله إلا الله محمد رسول الله۔ لیکن جو لوگ صرف توحید کا نعرہ لگاتے ہیں اور توحید کی بات کرتے رہتے ہیں اور سنت کو پس پشت ڈال دیتے ہیں اہل بدعت خود بدعت بھی ایجاد کرتے ہیں اور اہل بدعت کے ساتھ ان کا اٹھنا بیٹھنا بھی ہے دوستی بھی ہوتی ہے یہ منہ توڑ جواب ہے اُن کے لیے کہ توحید کی بات تو کرتے ہو اخلاص کی بات تو کرتے ہو تمہاری اتباع کہاں ہے؟ عمل صالح اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک کہ اتباع سنت نہ ہو۔

تو آدھا سچ سچ نہیں ہوتا اور آدھا حق حق نہیں ہوتا کیا خیال ہے ممکن ہے کیا؟! ایک شخص آدھی بات سچی کرتا ہے اور آدھی جھوٹی کرتا ہے کیا اسے کہیں گے نتیجہ کیا ہو گا سچ یا جھوٹ؟ جھوٹ۔ تو اُس سچ کا کوئی فائدہ ہے؟ اس لیے اگر حق کی بات کرنی ہے سچی بات کرنی ہے تو سچی بات کے اور حق کے اصول ہیں ان اصولوں کے مطابق بات کریں اور اصول کیا ہیں؟ "الإخلاص لله تعالیٰ والاتباع سنة رسول الله صلی الله علیه وسلم" اخلاص ہے اور اتباع ہے یہ چیز ہے۔

یہ کس نے کہا ہے یہ تو شیخ صاحب فرمارہے ہیں؟ شیخ صالح حفظہ اللہ فرماتے ہیں کہتے ہیں "وقال الحافظ ابن كثير في تفسيره"۔ اب حوالہ دیکھیں ذرا، ہمارے علماء جب یہ بات کرتے ہیں کہ ہم سلف صالحین کی اتباع

کرنے والے ہیں اور ان علماء کی اتباع کرتے ہیں جو سلف کی اتباع کرنے والے ہیں تو پھر وہ ثبوت بھی پیش کرتے ہیں تاکہ کوئی شخص یہ نہ کہے کہ یہ تو شیخ صاحب کی اپنی باتیں ہیں۔

"وقال الحافظ ابن كثير في تفسيره"(اس آیت کریمہ کی تفسیر میں حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) "وهذان ركنا العمل المتقبل"(یہ دورکن ہیں عمل متقبل کے (جو عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں قابل قبول ہے اس کے یہ دوستون ہیں))"لابد أن يكون خالصاً لله صواباً على شريعة رسول الله صلى الله عليه وسلم"(لازمی ہے کہ "خالصاً لله"اخلاص ہے توحید ہے اللہ تعالیٰ کے لیے)۔دوسرا کیا ہے؟"صواباً على شريعة رسول الله صلى الله عليه وسلم"((عمل تو اللہ تعالیٰ کے لیے کیا ہے عبادت صرف اللہ تعالیٰ کے لیے کی ہے طریقہ غلط ہے طریقہ اپنی مرضی کا ہے چلے گا کام؟ نہیں)طریقہ بھی اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہونا چاہیے)۔

(یہ تفسیر ابن کثیر، جلد نمبر 3، صفحہ نمبر 106 میں شیخ صاحب نے بیان کیا ہے)۔

اچھا یہ تو ابن کثیر ہیں یہ کہاں سلف میں سے ہیں ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ تو بعد میں آنے والے ہیں نا، شیخ صاحب حفظہ اللہ فرماتے ہیں"وقد روي مثل هذا عن القاضي عياض رحمه الله وغيره"۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ ہی صرف سلف ہیں؟ کہتے ہیں"وغيره"(اوروں نے بھی بہت ساروں نے اس آیت کریمہ کے تعلق سے جب بات کی ہے تفسیر میں تو یہ دواصول نکالے ہیں اس آیت کریمہ سے"الإخلاص لله تعالىٰ والاتباع سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم"اخلاص ہے تو شرک نہیں ہے،اتباع ہے تو ابتداع نہیں ہے)۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں"ومما تقدم"(اور جو کچھ ہم ابھی بیان کر چکے ہیں)"يتبين"(یہ چیز واضح عیاں ہوتی ہے)"أنه لابد لصحة أي عمل نريد أن نتقرب به إلى الله من شرطين أساسين"(لازمی ہے کہ کسی عمل کے صحیح ہونے کے لیے جس کے ذریعے سے ہم اللہ تعالیٰ کی نزدیکی حاصل کرنا چاہتے ہیں دو بنیادی شرطوں کا

ہونا لازمی ہے اور ضروری ہے (دو بنیادی شرطیں ہیں))"ولا بد من وجودهما مجتمعين"(اور یہ بھی لازمی ہے کہ دونوں کو ایک ساتھ ہونا چاہیے)۔

کیا فرق ہے دونوں جملوں میں؟ بعض لوگ دو شرطوں کی بات تو کرتے ہیں اخلاص اور اتباع بار بار ہر درس میں آپ سنتے ہوں گے لیکن جب عمل کی بات آتی ہے تو بالکل واضح فرق نظر آتا ہے قول اور فعل میں تضاد نظر آتا ہے۔ کیوں؟ کیونکہ توحید کی بات کرتے ہیں تو سنت نظر نہیں آتی (اتباع)۔ دونوں کو جدا کیا کہ نہیں کیا؟ اخلاص کی بات تو کرتے ہیں لیکن اتباع سنت میں خود عملاً بدعت کر رہے ہوتے ہیں یا سنت کے خلاف کوئی عمل کر رہے ہوتے ہیں۔

تو شیخ صاحب فرماتے ہیں" ولابد"(یہ بھی لازمی ہے)۔ ایک تو لازمی کیا ہے؟ دو چیزیں لازمی ہیں کہ دونوں کا ہونا لازمی ہے پہلی بات یہ ہے یعنی دونوں کو جانیں گے پھر عمل کریں گے نا تو جاننا لازمی ہے اور پھر دونوں کا ہونا بھی لازمی ہے۔ اور پھر کیسے ہونا ہے؟ ایک ساتھ ہونا ہے یہ نہیں کہ آج توحید کی بات کرنی ہے کل پھر اتباع سنت کی بات کرنی ہے، نہیں! توحید کی بات کرنی ہے کریں لیکن آپ کا طریقہ اور آپ کا عمل بھی اتباع سنت کے مطابق ہو مخالف نہ ہو ورنہ اس توحید کی بات کا فائدہ ہی کیا ہے کہ بات تو توحید کی کرنی ہے اور منہج اختیار کیا ہے اہل بدعت کا یا تکفیریوں کا منہج ہے! آج کل یہ جو تکفیری ہیں ان میں سے بعض لوگ کہتے ہیں کہ فلاں یہ جو عالم ہے یہ تو بڑی توحید کی باتیں کرتا ہے۔

کیا توحید کافی ہے یہی تو غلط فہمی ہوئی ہے نا! ہم نے کب کہا ہے کہ اس کو توحید نہیں آتی یا وہ توحید کا ذکر نہیں کرتا یا توحید کی وہ بات نہیں کرتا ہر بندہ توحید کی بات کرنے والا حق پر ہوتا ہے کیا؟ تو پھر؟ یہ ٹھیک ہے کہ اس نے بنیاد کو سمجھ لیا ہے جو اصل بنیاد ہے اب اس بنیاد پر دوسری بنیاد بھی تو ہے نا اور بنیادیں بھی تو ہیں نا۔ لا إله إلا الله اُس وقت تک مکمل نہیں ہے جب تک کہ محمد رسول اللہ ساتھ نہ ہو، تو آدھے کلمہ پر عمل تو کر لیا ہے۔

اس لیے شیخ صاحب فرماتے ہیں ''مجتمعين'' (دونوں کا ہونا ایک ساتھ لازمی ہے) ''ولا ينفك أحدهما عن الآخر'' (دونوں الگ الگ یا جدا نہیں ہو سکتے) ''وهما'' (یہ دونوں کیا ہیں) (۱) ''إخلاص العبادة لله وحده'' (خالصاً عبادت ایک اللہ تعالیٰ کے لیے کرنی ہے) (۲) ''وتجريد المتابعة لرسوله صلى الله عليه وسلم''۔

غور سے دیکھیں الفاظوں پر غور کریں ذرا ''وتجريد المتابعة لرسوله صلى الله عليه وسلم''۔ تجرید عام لفظوں میں تجرید کسے کہتے ہیں جرّد فلان؟ ''تجرید'' (بے پردہ کرنا، برہنہ کرنا)۔ ''تجرید الملابس'' (کپڑے اتار لینا)۔ یعنی جسم کے سوا کوئی اور چیز جسم پر باقی نہ رہے تجرید ہے جسم کی تجرید۔ اور یہ عربی زبان میں جب سو فیصد مکمل طور پر کسی چیز کا ذکر کیا جاتا ہے تو پھر یہ لفظ بھی بیان کیا جاتا ہے تجرید کہ جسم پر جیسے کوئی اور چیز جسم کے بغیر کچھ بھی نہ ہو جسم مجرد ہے اتباع بھی مجرد ہونی چاہیے (سبحان اللہ)۔

''وتجريد المتابعة لرسوله صلى الله عليه وسلم'' یعنی مکمل طور پر سو فیصد اتباع کرنی ہے (اخلاص سو فیصد ہوتا ہے نا)۔ سمجھیں ذرا مسئلے کو اخلاص میں اگر ملاوٹ ہو جائے تو اخلاص باقی رہتا ہے توحید باقی رہتی ہے؟ نہیں رہتی نا۔ تو اتباع کیسے باقی ممکن ہے کہ اتباع آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھی کرنی ہے اور اپنے امام کے قول کو بھی بیچ میں لے کر آنا ہے کہیں پر یا اپنی عقل کو تھوڑا سا بیچ میں لے کر آنا ہے کہ چلو دو چار حدیثیں خواب کی بنیاد پر بھی مان لیتے ہیں یا کشف، ذوق، وجد میں بھی کوئی چیز ٹانگ اڑا دیتے ہیں؟! نہیں نہیں یہ تجرید نہیں ہے۔

متابعۃ سے کیا مراد ہے؟ جیسے کہ توحید خالص اللہ تعالیٰ کے لیے ہے متابعۃ خالصتاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ہے۔ ''تجريد المتابعة'' مکمل طور پر، یہ نہیں کہ بعض مسائل میں تو سنت ہے بعض میں سنت نہیں ہے بعض میں عقل ہے، نہیں ایسے کام نہیں چلے گا۔ ہر مسئلے میں چاہے اصولی ہو یا فروعی ہو چاہے عقیدہ ہو، عبادات ہوں، معاملات ہوں یا سیاست ہو یا اخلاق ہو جب بات اتباع کی آتی ہے تو پھر اتباع

ہی کی ہوتی ہے ابتداع کی کوئی گنجائش نہیں ہے کیونکہ ہر وہ راستہ جو اتباع کے مخالف ہو وہ ابتداع کا راستہ ہے۔

اور ملاوٹ میں جیسے میں ابھی بھی عرض کر چکا ہوں کہ سچ کے ساتھ جھوٹ تھوڑا سا بھی مکس ہو جائے تو سچ باقی رہتا نہیں ہے۔ کیا خیال ہے اگر اسّی فیصد سچ ہے بیس فیصد جھوٹ ہے تو سچ باقی رہے گا؟ میرے بھائی تھوڑی سی گنجائش بھی نہیں ہے کیونکہ سچ سچ ہے اور جھوٹ جھوٹ ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع ہے کسی اور کی بات جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راستے سے منہج سے سنت سے ٹکرائے وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان یا قول یا فعل یا راستہ یا منہج کبھی ہو نہیں سکتا یا سنت ہو نہیں سکتی کیونکہ سنت بالکل واضح ہے اور عیاں ہے سب کے لیے۔ جو سنت ہے وہ سنت ہے جو بدعت ہے وہ بدعت ہے دونوں مکس کیسے ہو سکتی ہیں کیونکہ ہر وہ راستہ جو سنت کے مخالف ہے وہ سنت ہو سکتا ہے کیا؟! نہیں ہو سکتا۔

تو پھر کسی کے لیے بھی یہ جائز نہیں ہے شیخ صاحب یہ بات کیوں کر رہے ہیں؟ کیونکہ بعض لوگ توحید کی بات بھی کرتے ہیں، نماز میں بھی سنت ان کی آپ بالکل سو فیصد دیکھیں گے کہ رفع یدین بھی کرتے ہیں ٹھیک نماز پڑھتے ہیں لیکن تکفیر بھی کرتے ہیں تفجیر بھی کرتے ہیں، حکمرانوں کو بُرا بھلا بھی کہتے ہیں اور جو باطل مناہج ہیں، قطبیت اور اخوانیت ان میں واضح عیاں نظر آتی ہے تو یہاں پر تجرید المتابعۃ ہے؟! اگر تجرید المتابعۃ ہوتا سو فیصد اتباع ہوتی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تو پھر اس معاملے میں (حکمران کے معاملے میں یا تکفیر کے معاملے میں) یہاں پر غلطی کیوں ہوئی ہے؟! اور یہ عام غلطیاں نہیں ہیں آج امت دیکھیں کس چوراہے پر کھڑی ہے!

آپ نے دیکھا ہے کہ جو کچھ پشاور کے اسکول میں ہوا ہے یہ کیا ہوا ہے؟ یعنی بازار کسی زمانے میں محفوظ نہیں تھے تو لوگ ڈرتے تھے، پھر خاص جو جگہیں ہیں خاص گھر چوراہے وہ محفوظ نہیں تھے، پھر مساجد اللہ تعالیٰ

کا گھر بھی محفوظ نہ رہے ایک وقت ایسا آیا کہ مساجد میں بھی دھماکے ! اب اسکول اور بچوں کو اب اسکولوں میں بھی دھماکے اور فائرنگ ! اور جب یہ بات کی جاتی ہے کہ یہ منہج جو ہے یہ خوارج کا منہج ہے یہ تکفیریوں کا منہج ہے یہ باطل منہج ہے اور جو بھی اس میں ملوث ہے وہ بدعتی ہے کہتے ہیں کیسے بدعتی ہے یہ تو موحدین ہیں بے چارے ان میں موحدین بھی ہیں اور القاعدہ والے جو ہیں (بن لادن گروپ ہے اور یہ جو سارے ہیں) یہ تو موحدین ہیں نا بے چارے ان کو کیوں آپ کہتے ہیں یہ بدعتی ہیں؟ (سبحان اللہ)۔

یہ کون سی توحید ہے جو آپ سے ان معصوم بچوں کی جان لیتی ہے اور قتل کرواتی ہے یہ توحید ہوتی ہے ؟ ! اس لیے تجرید المتابعۃ لازم ہے کہ سو فیصد اتباع کرنی ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی۔ پھر شیخ صاحب حفظہ اللہ فرماتے ہیں چند دلائل:

"قال تعالیٰ" (اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں) ﴿فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ﴾ (الزمر: 2)۔ (اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو ﴿فَاعْبُدِ اللّٰهَ﴾)۔ کیسے؟ ﴿مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ﴾ (پورے کے پورے دین کی اخلاص کے ساتھ)۔ بنیاد ہے توحید ہے اور اخلاص کا خاص ذکر ہے۔

"وقال تعالیٰ" (اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں) ﴿وَابْتَغِ فِيْمَآ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ﴾ (القصص: 77) (اور جو کچھ اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا فرمایا ہے آخرت کی فکر رکھو اور آخرت کی طلب کرتے رہو) ﴿وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا﴾ (اور دنیا میں جو کچھ نصیب آپ کو دیا گیا ہے اسے بھی مت بھولیں) ﴿وَاَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ﴾ (اور احسان کرو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ احسان کیا ہے)۔

"وقال صلى الله عليه وسلم في الحديث القدسي" (حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں) "الذي يرويه عن ربه" (جسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ربّ سے روایت

کرتے ہیں)''أَنَا أَغْنَى الشّرَكَاءِ عَنِ الشّرْكِ''(میں شرک کرنے والوں کے شریکوں سے بے پرواہ ہوں(اللہ تعالیٰ غنی ہے''أَغْنَى الشّرَكَاءِ عَنِ الشّرْكِ''))''فَمَنْ عَمِلَ عَمَلاً أَشْرَكَ مَعِي فِيهِ غَيْرِي ، تَرَكْتُهُ وَشِرْكَهُ''(بس جس نے بھی کوئی بھی ایسا عمل کیا جس میں اس نے میرے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا میں نے اسے اس کے شرک کے ساتھ چھوڑ دیا شرک کے حوالے کر دیا(''تَرَكْتُهُ وَشِرْكَهُ''سبحان اللہ))۔

جسے اللہ تعالیٰ چھوڑ دے بے یار و مددگار وہ کبھی فلاح پا سکتا ہے ؟اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ ایسی چیز کے حوالے کر دے جس کو اس نے شریک ٹھہرایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ وہ کبھی مضبوط ہو سکتا ہے ؟کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ماسوا جو بھی مخلوقات ہیں ساری مسکین ہیں ، حقیر ہیں ، فقیر ہیں ، محتاج ہیں تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص جو شرک کرتا ہے اس کے حوالے کر دیتا ہے جو خود محتاج ہے ، نہیں !(سبحان اللہ)۔اور یہ واضح جواب ہے اور رَد ہے ان لوگوں کے لیے جو آئے دن اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرتے رہتے ہیں اولیاء اور صالحین کی محبت کی اوڑ میں ''غوث مدد فرما، علی مدد، حسین مدد''۔جب کہا جاتا ہے یہ تم کیوں براہ راست مانگ رہے ہو اللہ تعالیٰ کو پکارو، کہتے ہیں یہ بھی تو اللہ کے اولیاء ہیں یہ کوئی غیر تو نہیں ہیں۔

کیا مطلب غیر نہیں ہیں یا اللہ ہے یا غیر ہے یا یہ بھی اللہ ہیں ؟!کیونکہ ایک بد عقیدگی جو بچپن سے یعنی جب سے بعض لوگوں کی آنکھیں کھلی ہیں یہ بد عقیدگی موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے اور پھر جو غالی لوگ ہیں وہ کہتے ہیں کہ خالق مخلوق میں کوئی فرق نہیں ہے اور یہی توحید کی انتہا ہے۔کلمہ توحید کا کیا معنی ہے ؟لاإلہ إلا اللہ سے مراد ہے کہتے ہیں ،اہل تصوف کی سن لیں تعریف چاہے بریلوی ہوں یا دیوبندی یہی کہتے ہیں کہ معنی کلمہ توحید کا مبتدی کے لیے''لا معبود إلا الله''، متوسط کے لیے''لا مقصود إلا الله''،اور منتہی کے لیے''لا موجود إلا الله''۔

اُن کی کتابیں ہیں ان کے علماء ہیں ان کا کلام ہے میں صرف نقل کر رہا ہوں ، پھر جب ان کو سمجھایا جاتا ہے کہ دعا اور پکار عبادت ہے صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے صرف اللہ تعالیٰ کو پکارو ورنہ جو عبادت میں اخلاص سے کام

نہیں لیتا توحید سے کام نہیں لیتا اور شرک فی العبادۃ کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں حدیث قدسی میں "تَرَكْتُهُ وَشِرْكَهُ" میں نے اُسے اُس کے شرک کے ساتھ چھوڑ دیا ہے (سبحان اللہ)۔

شیخ صاحب حفظہ اللہ فرماتے ہیں "فالإخلاص لا يتأتى مع الشرك" (اخلاص کبھی بھی شرک کے ساتھ نہیں ہو سکتا) "أو الرياء" (اور نہ ہی ریاکاری کے ساتھ) "أو إرادة الإنسان بعمله الدنيا" (اور نہ ہی دنیا کے لیے عمل کرنا)۔ کوئی شخص دنیا کے لیے عمل کرنا چاہتا ہے دنیاداروں کے لیے کوئی اچھا عمل کرنا چاہتا ہے تو اُس کو اِس عمل کا اُجر نہیں ملے گا یہ بھی ریاکاری کا حصہ ہے۔ "ولابد أن يكون العامل قد قصد بعمله وجه الله تعالىٰ وحده" (اور یہ بھی لازمی ہے کہ عمل کرنے والا اپنے عمل سے جو اُس کا مقصد ہے وہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا ہی ہے صرف اللہ تعالیٰ وحدہ جل شانہ کے لیے یہ عمل بجالائے) "هذا بالنسبة لما يتعلق بالشرط الأول" (یہ پہلی شرط کے لیے ہیں (یہ باتیں جو ہیں یعنی اخلاص کے تعلق سے ہیں))۔

"وأما الشرط الثاني" (دوسری شرط کے تعلق سے) "فمعناه" (دوسری شرط کا معنی ہے) "أن يكون العمل الذي نتقرب به إلى الله موافقاً لما شرعه الله في كتابه أو سنّه رسوله صلى الله عليه وسلم" ((سبحان اللہ) کہ جو عمل ہم کر رہے ہیں اخلاص تو ہم نے جان لیا ہے صرف اللہ تعالیٰ کے لیے اخلاص ہے) اور دوسری شرط اتباع کا معنی یہ ہے کہ جو عمل ہم کر رہے ہیں جس سے ہم اللہ تعالیٰ کی نزدیکی حاصل کرنا چاہتے ہیں لازمی ہے کہ یہ عمل موافق ہو)۔ کس چیز کے؟ "لما شرعه الله في كتابه" (جسے اللہ تعالیٰ نے مشروع فرمایا اپنی کتاب میں (قرآن مجید میں یعنی جسے ہم کہتے ہیں قال اللہ تعالیٰ)) "أو سنّه رسوله صلى الله عليه وسلم فى سننه" (یا اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی سنت میں اسے بیان فرمایا ہو (یہ دین کی بنیاد ہے)) "قال تعالىٰ" (اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں) ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ﴾ (المائدۃ: 3) (آج میں نے تم لوگوں کے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا)۔ کس کا دین ہے؟ ﴿دِيْنَكُمْ﴾ یہ ہمارا دین ہے، اگر واقعی اس کو تم

اپنا دین سمجھتے ہو تو یہ اچھی طرح جان لو کہ یہ کامل ہو چکا ہے۔﴿وَاَتۡمَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ نِعۡمَتِىۡ﴾ (اپنی ساری نعمتیں میں نے تمام کر دی ہیں)۔

یعنی تمہارے اوپر اے مسلمانو! اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی! اچھی طرح سن لو میں نے اپنی نعمتیں تمام کر دی ہیں۔ بہت ساری نعمتیں تھیں لیکن اب دین کی تکمیل کی نعمت سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں ہے اس لیے تمام ہے۔

کیا مطلب ہے اب کوئی نعمتیں نہیں آ رہی ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ؟ جب تک ہم زندہ ہیں نعمتیں ہی نعمتیں ہیں کہ نہیں کیا خیال ہے ؟ مرنے کے بعد بھی نعمتیں ہیں کہ غسل دیا جاتا ہے کفن دیا جاتا ہے پھر نماز جنازہ ہوتی ہے اور پھر دفن کیا جاتا ہے پھر دعا ہوتی ہے یہ انعام نہیں ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ! کبھی دیکھا ہے کہ جانور جب مرتا ہے اس کا حشر کیا ہوتا ہے ؟ بدبو ہوتی ہے کیڑے پڑ جاتے ہیں سامنے پڑا ہوتا ہے، انعام دیکھیں اللہ تعالیٰ کا۔

﴿ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقۡبَرَهٗ﴾ (سورۃ عبس:21)(سبحان اللہ)،لیکن یہ فرمان ﴿اَتۡمَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ نِعۡمَتِىۡ﴾ یعنی آپ کو دنیا جہان کی جو بھی نعمتیں حاصل ہیں دین کی تکمیل کی نعمت سے بڑھ کر ہو نہیں سکتیں (سبحان اللہ) ﴿اَتۡمَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ نِعۡمَتِىۡ﴾ اور ﴿وَرَضِيۡتُ لَكُمُ الۡاِسۡلَامَ دِيۡنًا﴾ دین کامل بھی ہے اور اس دین پر اللہ تعالیٰ راضی بھی ہے یعنی اس کے سوا کسی دین پر راضی اللہ تعالیٰ ہو ہی نہیں سکتا ایک ہی سچا دین ہے اور یہی دین تھا سیدنا آدم علیہ الصلاۃ والسلام کا، سیدنا نوح علیہ الصلاۃ والسلام کا، سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کا، سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا، سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا اور خاتم النبیین وسید المرسلین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا۔

﴿إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ﴾ (آل عمران:19) کوئی اور دین ہے ہی نہیں ﴿وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ﴾ (آل عمران:85) سوال ہی نہیں پیدا ہوتا ہرگز نہیں اُس سے یہ دین قبول کیا جائے گا کیونکہ دین اللہ تعالیٰ کے ہاں دین اسلام ہے صرف اور اسی پر اللہ تعالیٰ راضی ہے۔

شیخ صاحب حفظہ اللہ فرماتے ہیں "فقد أكمل الله لنا الدين" (اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے دین کو کامل کر دیا) "قبل أن ينتقل الرسول صلى الله عليه وسلم إلى الرفيق الأعلى" ((دین کی تکمیل کب ہوئی؟) اس سے پہلے کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وفات پائیں)۔

یہ جملہ جو آخری ہے "قبل أن ينتقل الرسول صلى الله عليه وسلم إلى الرفيق الأعلى" یہ اُس حدیث سے لیا گیا ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں "اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الأَعْلَى، اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الأَعْلَى" آخری الفاظ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے۔الرّفیق الاعلیٰ کون ہے؟ "الرّفیق الاعلیٰ" بلند دوست اللہ جل شانہ سبحانہ وتعالیٰ۔

"فليس هو بحاجة إلى من يزيد وينقص فيه" (اور اس دین کی کوئی حاجت نہیں کہ کوئی اس میں کوئی زیادتی کرے یا کوئی کمی کرے (کیونکہ دین مکمل ہے)) "وقد جاءت نصوص كثيرة تأمر بالاتباع" (اور بہت سارے نصوص)۔ نص کسے کہتے ہیں؟ نصوص جمع ہے نص کی اور نص کیا ہے؟ قرآن اور صحیح حدیث (قال اللہ و قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)۔ "كثيرة" (بہت زیادہ)۔ کس چیز کے تعلق سے؟ "تأمر بالاتباع" (جس میں حکم ہے اتباع کرنے کا) "وتحذر من الإبتداع" (اور ان ہی نصوص میں تحذیر بھی ہے آگاہی بھی ہے ابتداع کی بدعت کی) "والإحداث في الدين" (اور دین میں نئی چیزیں ایجاد کرنے کی)۔

چند دلائل پر ذرا غور کریں شیخ صاحب حفظہ اللہ فرماتے ہیں "قال تعالىٰ" (اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں) ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا﴾ (الاحزاب:21)۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں﴿لَقَدۡ كَانَ لَكُمۡ فِيۡ رَسُوۡلِ اللّٰهِ﴾ (بے شک تحقیق تمہارے لیے (لکم أنتم، ہمارے لیے ہے یہ))﴿فِيۡ رَسُوۡلِ اللّٰهِ﴾ (اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں)۔ کیا ہے؟﴿اُسۡوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (بہترین نمونہ ہے)۔

بہترین نمونہ کسے کہتے ہیں؟جو قابل اتباع ہو جس کی اتباع کی جاتی ہے جو آئیڈیل ہوتا ہے۔ جو آئیڈیل ہوتے ہیں ان کی اتباع صرف ہاتھوں پاؤں یا آنکھوں سے ہوتی ہے یا کیسے ہوتی ہے؟دل سے ہوتی ہے نا۔ کوئی کسی کا آئیڈیل تب ہوتا ہے جب اس سے دلی محبت ہوتی ہے کہ نہیں اس لیے ہمارے آئیڈیل کون ہیں؟ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اور جب تک دلی محبت نہ ہو تو ایمان مکمل نہیں ہو سکتا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حقوق میں سے ایک حق ہے بنیادی حقوق میں سے ہے، اس وقت تک کسی کا ایمان صحیح نہیں ہو سکتا صحیح جب تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت نہ کرے شرط الصحۃ ہے کمال نہیں ہے۔ جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت نہیں کرتا بغض کرتا ہے مسلمان ہو سکتا ہے؟سوال نہیں پیدا ہوتا۔

تو اُسوۃ حسنہ اس وقت ممکن ہے جب دل میں محبت ہو (سبحان اللہ)۔ کس کے لیے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسوۃ حسنہ؟ ہم کن چیزوں پر ذرا مضبوطی حاصل کریں تاکہ ہمارے لیے بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سو فیصد بہترین نمونہ ہوں اگر اس میں کمی ہوگئی تو پھر بہترین نمونے میں بھی کمی ہوگی؟ دیکھیں ذرا انداز بیان دیکھیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں﴿لِّمَنۡ كَانَ يَرۡجُوا اللّٰهَ وَالۡيَوۡمَ الۡاٰخِرَ﴾ (جو امید رکھتا ہے اللہ تعالیٰ سے اور یوم آخرت پر)۔اور "الرجاء بعد الإيمان"، یہ نہیں فرمایا "لمن كان يؤمن بالله واليوم الآخر" یہاں پر تبدیل ہے﴿يَرۡجُوا اللّٰهَ وَالۡيَوۡمَ الۡاٰخِرَ﴾۔

اللہ تعالیٰ سے کون امید کرتا ہے جس کا اللہ تعالیٰ پر ایمان ہے یا نہیں ہے؟ایمان ہے۔اور ایمان کم ہے یا زیادہ ہے یعنی ایمان کی زیادتی کی نشانی کیا ہے؟جو کوئی جتنی زیادہ اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہے یا پُر امید ہوتا ہے اس

کا ایمان مضبوط ہوتا ہے کہ نہیں؟ تو ایمان کی مضبوطی اس لفظ میں موجود ہے کیونکہ جو اللہ تعالیٰ پر امید نہیں رکھتے ان کا ایمان بہت کمزور ہوتا ہے کیونکہ عبادت میں سے الرجاء بھی عبادت ہے کہ نہیں الخوف والرجاء؟ اللہ تعالیٰ سے امید دل کی عبادات میں سے ہے۔ یہ کس کے لیے اتباع کس کے لیے بہترین نمونہ ہے؟ ﴿لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ﴾ ۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے اپنی امید مضبوط رکھیں آخرت پر بھی ہمارا ایمان مضبوط ہو امید ہو اللہ تعالیٰ سے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں یوم آخرت میں بھی محض اپنے فضل و کرم سے ہمارے لیے آسانی فرمائے گا اور محض اپنی رحمت سے ہمیں جنت میں داخل کرے گا؟ یہ عام بات نہیں ہے یہ مقام کس کو حاصل ہو گا؟ ﴿وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا﴾ ۔

دیکھی ترتیب دیکھی ہے آپ نے! بہترین نمونہ ﴿يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ﴾، ﴿وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا﴾۔

ذکر کثیر سے مراد کیا ہے اپنی مرضی ہے ھو ھو اللہ ھو زیادہ تر پڑھتے رہو اتباع سنت کہاں ہے آیت میں؟ ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ ۔ دیکھیں آیت کی ابتداء اور انتہا دیکھیں کیسے جڑی ہوئی ہے۔ جو کہتے ہیں کہ ہم ذکر کثیر کرتے ہیں کیسے کرتے ہیں؟ ہم روزانہ بیس ہزار مرتبہ پڑھتے ہیں اللہ ھو، اللہ ھو، اللہ ھو، ھو ھو اللہ ھو۔ تو بھائی یہ ذکر کہاں سے لے کر آئے ہو کیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہاں فرمایا ہے؟ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا﴾۔ کہاں ہے آیت میں؟ ﴿وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا﴾ اللہ تعالیٰ کا ذکر کثیر کرتا ہوں۔

تو پھر آیت کی ابتداء میں ابھی آپ نے کیا ابھی پڑھا ہے ؟﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ ۔ صرف اخلاق میں، داڑھی رکھنے میں، پگڑی رکھنے میں، چلنے کے انداز میں، اٹھنے کے انداز میں بیٹھنے کے انداز میں، لیٹنے کے انداز میں یاذکر کرنے میں بھی من باب اولیٰ ہے کہ نہیں؟

اللہ تعالیٰ کا ذکر عبادت ہے آپ معاملات میں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا بہترین نمونہ سمجھتے ہیں لیکن جب بات آتی ہے توحید کی اتباع سنت کی وہاں پر پیچھے کیوں رہتے ہو؟ اگر اس ذکر میں خیر ہوتا (واللہ قسم کھارہا ہوں اگر اس ذکر میں خیر ہوتا) اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم سے کبھی چھپا کر نہ جاتے۔ پھر دونوں میں سے ایک ہے یا جانتے نہیں تھے یا چھپا کر گئے ہیں اور دونوں کفر یہ باتیں ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بہتان ہے، جہالت کا کفر ہے اور چھپانے کا بھی کفر ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی چیز اپنی امت سے چھپا کر نہیں گئے۔

تو اللہ ھو، اللہ ھو کہنے والے یا کوئی بھی بدعت ایجاد کرنے والے، ابھی جشن میلاد النبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آپ نے دیکھا ہوگا تیاریاں شروع ہوگئی ہیں ربیع الاول شروع ہوگیا اور ہر طرف یہ سبز جھنڈیاں اور سبز لائٹیں آہستہ آہستہ بڑھتی جارہی ہیں یہ کیا ہے؟ کہتے ہیں کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کی نشانی ہے جو جشن نہیں مناتے میلاد النبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرنے والے نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کی یہی علامت کافی ہے کہ جو جشن نہیں مناتا وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت نہیں کرنے والا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والا ہے۔

عجب بات ہے واللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب سے زیادہ پیارے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں سب سے زیادہ پیارا کون ہے؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا عورتوں میں سے اور مردوں میں

سے "أبوها"۔ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کبھی انہوں نے جشن منایا؟ کسی صحابی نے منایا؟ کسی تابعی نے منایا؟ اتباع التابعین میں سے محدثین میں سے؟ چاروں فقہاء میں سے؟ (سبحان اللہ)۔

بہترین تین زمانے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں "خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ" (سب سے بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے پھر اُس کے بعد اُس کے بعد میں آنے والا زمانہ، پھر اُس کے بعد اُس کے بعد میں آنے والا زمانہ)۔

یہ کون سی خیریت ہے اور کیسی خیریت ہے اِن زمانوں میں جو اِس خیر سے محروم ہو چکے ہیں؟! اب دونوں میں سے ایک تو حق ہے یا تو تمہاری بات ٹھیک ہے کہ جو جشن نہیں مناتا وہ گستاخ ہے یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان حق ہے کہ یہ تین زمانے بہترین زمانے تھے۔

اور جب یہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے "خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي" تو کس اعتبار سے خیریت ہے صرف علم کے اعتبار سے یا عمل بھی شامل ہے؟ تقویٰ بھی ہے، ایمان بھی ہے، توحید بھی ہے، اتباع سنت بھی ہے سب شامل ہے کہ نہیں ورنہ ادھوری خیر خیر ہوتی ہے کیا؟ تو ہر اعتبار سے خیر ہے کہ نہیں؟ تو پھر یہ بعد میں آنے والے کس خیر کی بات کر رہے ہیں؟!

اور اللہ کی قسم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان میں ہی حق ہے اور وہی ہمارے لیے دین ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا جتنے بھی باقی فتاویٰ ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مخالف ہیں جو سلف صالحین کے منہج اور راستے کے مخالف ہیں وہ سارے کے سارے بدعات اور خرافات ہیں چاہے کرنے والا کوئی بھی ہو۔ قطع نظر اس کے کہ کون سا بزرگ ہے کون کرتا ہے کون نہیں کرتا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے کیا یہ شریعت کا حصہ ہے یا نہیں ہے یہ ہمارا دین ہے یا نہیں ہے؟ یہ سنت ہے یا یہ بدعت ہے؟

اس لیے یادرکھیں کہ گستاخ وہ ہیں جو جشن مناتے ہیں یا جو جشن نہیں مناتے ؟ جو جشن مناتے ہیں بھئی۔ کہاں سے گستاخی آئی؟ سب سے پہلے نہ تو اللہ تعالیٰ کے فرمان پر عمل کیا﴿لَقَدۡ كَانَ لَكُمۡ فِيۡ رَسُوۡلِ اللّٰهِ اُسۡوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ عمل نہیں کیا۔ کیوں کیسے عمل نہیں کیا؟ کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرتے تو ہم بھی کرتے بہترین نمونہ وہی ہیں نا ہمارے لیے (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)، نہیں کیا تو پھر ہم بھی نہیں کرتے۔ جو کرتے ہیں ان کے لیے بہترین نمونہ ہیں کہ نہیں؟ نہیں ہیں (پہلی گستاخی یہ ہے)۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کی مخالفت شدید مخالفت، پھر صحابہ کرام کے حق میں گستاخی کہ صحابہ کرام میں کسی نے بھی جشن نہیں منایا ایک مرتبہ بھی نہیں منایا۔

سب اتنے مصروف اور مشغول تھے کہ اس خیر سے بے چارے رہ گئے اور یہ خیر چوتھی صدی میں آکر ان روافض عبیدی فاطمیوں نے ایجاد کیا اور ان کو یہ خیر ملا اللہ تعالیٰ نے ان کو توفیق دے دی اہل بدعت کو جو صحابہ کرام کے دشمن ہیں اور صحابہ کرام کو اللہ تعالیٰ نے اس خیر سے محروم کیا؟! (سبحان اللہ)۔ لوگوں کی عقلیں کہاں گئی ہیں لوگ سمجھتے ہیں کیسے ہیں؟! (اِنا للہ واِنا اِلیہ راجعون)۔

اور واللہ میں سمجھتا ہوں یہ بہت بڑی جہالت ہے آج امت میں کہ شیطان نے دیکھیں کس طریقے سے اپنی چال چلی اور سنت کو بدعت اور بدعت کو سنت بنا دیا! شیطان کی چال ہے کہ نہیں بالکل اسی طریقے سے جیسے کہ لوگ غیر اللہ کو پکارتے ہیں اور کہتے ہیں یہی توحید ہے؟ جب اتباع سنت میں مضبوطی نہ تھی تو پھر بدعت کا ہونا لازمی تھا کہ نہیں؟ اور جب توحید میں مضبوطی نہ تھی تو شرک کا ہونا لازمی تھا کہ نہیں؟ بس یہی بات ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو محفوظ فرمائے (آمین)۔

شیخ صاحب (حفظہ اللہ) فرماتے ہیں "وقال تعالیٰ" (اور دوسری آیت)﴿وَمَاۤ اٰتٰٮكُمُ الرَّسُوۡلُ فَخُذُوۡهُ ۚ وَمَا نَهٰٮكُمۡ عَنۡهُ فَانۡتَهُوۡا﴾ (الحشر:7)۔

یہ سب کے سب کس کس چیز کے دلائل ہیں؟دوسری شرط کے (اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دلائل یاد کرلیں یہ سارے یاد کرنے ہیں آپ لوگوں نے)۔

دوسری دلیل کیا ہے ؟﴿وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ﴾ ، ﴿وَمَآ﴾ (جو کچھ بھی) ﴿اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ﴾ (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ کو دیں) ﴿فَخُذُوْهُ﴾ (اسے لے لو) ﴿وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ﴾ (اور جس چیز سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہیں منع فرمائیں)۔کیا کرو؟پس ﴿فَانْتَهُوْا﴾ (فوراً رک جاؤ)۔

کہیں پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ لے کر آئے ہیں ذکر ھو ھواللہ ھو کہیں پر ہے؟ نہیں ہے نا! جشن میلاد النبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہیں پر ہے ؟ محرم کا ماتم رجب کے کونڈے؟ اور دیگر یہ جو بدعات اور خرافات ہم دیکھ رہے ہیں، جہاد کے نام پر دہشت گردی مسلمانوں کا قتل عام ہونا، یہ نئی جماعات اور حزبیات جو سامنے نظر آرہی ہیں کوئی دلیل ہے ؟!(سبحان اللہ)۔﴿وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾۔

اچھا منع کیا ہے کہ نہیں ھو ھواللہ ھو بدعت ہے کہ نہیں؟ کس نے کہا بدعت ہے؟ ترازو ہمارے پاس ہے نا بدعت کیا ہے؟"الأحداث في الدين من غير دليل"،"مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ"۔اللہ ھو اللہ ھو کہنا دین سے تعلق ہے یا دنیا سے تعلق ہے؟ دین سے تعلق ہے۔"فِي أَمْرِنَا هَذَا" ہے کہ نہیں نئی چیز ہے کہ نہیں؟ نئی کہاں ہے بھئی کس نے کہا نئی ہے؟ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی ایک مرتبہ بھی یہ ذکر نہیں کیا۔ عجب بات ہے دیکھیں ایک مرتبہ بھی نہیں ہے! صحابہ کرام میں سے کسی نے کیا؟ تابعین میں سے محدثین میں سے ؟ چاروں فقہاء میں سے ؟ علماء میں سے جو بہترین تین زمانے کے لوگ ہیں؟ سلف صالحین میں سے کسی نے نہیں کیا۔ نئی بات ہے کہ نہیں؟

نہ قرآن میں ہے نہ حدیث میں ہے نہ صحابہ کے اقوال میں ہے اور نہ ہی تابعین اور اتباع التابعین تین بہترین زمانوں میں سے کسی نے یہ کہا ہے، نئی بات ہے۔ دین سے تعلق ہے کوئی دلیل ہے؟ نہیں ہے۔ نتیجہ "فَهُوَ رَدٌّ"۔ بلکہ ﴿وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾ واضح ہے کہ نہیں؟ جس سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے "فَهُوَ رَدٌّ"۔ "إِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الأُمُورِ" واضح آگاہ کرنا ہے کہ نہیں واضح منع کرنا ہے کہ نہیں؟ خبر دار تمہیں میں کرتا ہوں کہ دین میں نئی چیز ایجاد مت کرنا منع کیا ہے کہ نہیں؟

ہمیں کیا کرنا چاہیے ﴿فَانْتَهُوْا﴾ یا "فلا تنتهوا"؟ ﴿فَانْتَهُوْا﴾۔ ہم کیا کر رہے ہیں اور جو جشن کرنے والے ہیں وہ کیا کر رہے ہیں ﴿فَانْتَهُوْا﴾ یا "فلا تنتهوا"؟ "فلا تنتهوا"۔ (سبحان اللہ)، پھر بھی کہتے ہیں ہم گستاخ ہیں!

تیسری آیت "وقال تعالىٰ" (اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں) ﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ﴾ (آل عمران: 31)۔ (اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ان کو کہہ دیں) ﴿اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ﴾ (اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والے ہو (اگر واقعی محبت کرتے ہو))۔ کیا علامت ہے اور نشانی ہے کہ سچی محبت ہے دعویٰ نہیں ہے؟ ﴿فَاتَّبِعُوْنِيْ﴾ (سبحان اللہ)۔ ہر دیندار شخص کہتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہوں، نہیں! ہر مسلمان کہتا ہے کہ نہیں کہتا؟ ہر مسلمان، شرابی بھی کہتا ہے سود خور بھی کہتا ہے ہر بندہ کہتا ہے کہ نہیں؟ بدعتی بھی کہتا ہے، سنّی بھی کہتا ہے موحد بھی کہتا ہے، شرک کرنے والا بھی کہتا ہے سب کہتے ہیں کہ نہیں؟ کوئی ایسا شخص ہے مسلمان جو اللہ تعالیٰ سے محبت نہ کرتا ہو تو وہ مسلمان ہی نہیں ہے۔

اب اعلان سن لیں ذرا ﴿قُلْ﴾ (کہہ دیں اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!)۔ کس کو؟ یہ اعلان ہے پوری امت کے لیے پوری دنیا کے لیے سن لیں۔ ﴿اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ﴾ شرطیہ ہے، ذرا

شرط دیکھ لیں اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے کی کہ جو بھی اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے کا دعویٰ کرتا ہے سن لے ﴿فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ﴾ پس میری اتباع کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا۔

اور جو اتباع نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اللہ تعالیٰ اس سے کبھی بھی محبت نہیں کرتا نہ اس کے عمل کو پسند کرتا ہے اور نہ اس شخص کو پسند کرتا ہے چاہے وہ لاکھوں مرتبہ بدعتی اذکار پڑھتا رہے اور چاہے وہ زندگی کے چالیس، پچاس یا ساٹھ یا ستّر سال جشن میلاد النبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مناتا رہے۔ محبت کی نشانی ہے؟! بدعت کبھی محبت کی نشانی ہو سکتی ہے؟ یا ہے﴿فَاتَّبِعُوْنِیْ﴾ یا دوسرا ہے "فابتدعوا"۔ دو راستے ہیں ایک اتباع کا ہے دوسرا ابتداع کا ہے، اتباع میں ابتداع ہو نہیں سکتی اور ابتداع میں اتباع ہو نہیں سکتی یہ دونوں کیسے مکس ہو گئے ہیں کیا خیال ہے؟! اور یہ مکسچر کب تک چلتا رہے گا؟!

یعنی لوگوں کو بے وقوف بنانا جاہل لوگوں کو بے چارے لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ سے محبت بھی کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت بھی کرتے ہیں جو دین سے محبت بھی کرتے ہیں جو راہ راست کے متلاشی ہیں ان کو کہتے ہیں جب جشن نہیں مناؤ گے تو تم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت نہیں کرنے والے اور اللہ تعالیٰ اس وقت تک راضی تم سے نہیں رہے گا (اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہو گا تم سے)۔ تو کیا کروں؟ جشن مناؤ ہمارا ساتھ دو یہی سواد اعظم ہے اس میں شرکت کرو۔ اور وہ بے چارے لگے رہتے ہیں ساری رات نعتیں سنتے ہیں قوالیاں سنتے ہیں گانے بجانے ہوتے ہیں، قبروں کو سجایا جاتا ہے مزاروں کو سجایا جاتا ہے مساجد کو سجایا جاتا ہے، ساری رات کھانے کھائے جاتے ہیں خوشی منائی جاتی ہے عید منائی جاتی ہے۔

اور عجب بات ہے بعض لوگ کہتے ہیں ہمارے پاس دلیل بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سوموار کا دن وہ دن جس میں میری پیدائش ہوئی ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خوشی کا اظہار کیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سوموار کے دن روزہ رکھیں! کیوں

روزہ رکھنا ہے؟ کیونکہ جب سوال کیا گیا کہ ہم سوموار کے دن روزہ رکھیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا فرمایا جواب میں؟ کہ یہ میری پیدائش کا دن ہے (سبحان اللہ)۔

پیدائش کے دن روزہ رکھنا مستحب ہے کہ نہیں یعنی سوموار کے دن روزہ رکھنا مستحب ہے؟ سوموار صرف 12 ربیع الاول کو ہی آتی ہے؟ اب دونوں میں فرق ہے کہ نہیں 12 ربیع الاول اور سوموار فرق ہے کہ نہیں؟ سوموار کے دن روزہ رکھنا ہے یا جشن منانا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا رہنمائی کی ہے؟ روزہ رکھنا ہے۔ جشن روزے میں منایا جاتا ہے یا عید میں منایا جاتا ہے؟ عید میں منایا جاتا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں روزہ اور یہ لوگ فرماتے ہیں جشن، عید!

اچھا یہ روزے کی بات کیوں بیچ میں آئی سوچنے کی بات ہے؟! یعنی سائل نے تو کہا میں روزہ رکھنا چاہتا ہوں سوموار کے دن تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روزہ رکھنے کو سوموار کے دن اپنی ولادت سے جوڑ دیا ہے یعنی خیر ہے روزہ رکھو تو اچھی بات ہے۔ اللہ اَعلم حکمت جانتے ہیں کیا ہے؟ تاکہ کبھی اس دن کو عید نہ بنایا جائے کیونکہ جس دن روزہ ہوتا ہے اس دن عید ہو سکتی ہے؟ عید تو ہی نہیں سکتی لیکن دیکھیں عجب بات دیکھیں کہ روزے کے دن بھی عید لوگوں نے بنالی ہے اور روزہ رکھتے نہیں ہیں (اِلا من رحم اللہ سبحانہ و تعالیٰ)!۔ ساری رات جاگنا ہے اور سارا دن کھانا پینا ہے یعنی سارا دن کھاتے پیتے رہتے ہیں اور ساری رات جاگتے رہتے ہیں، فرض نمازیں بھی گئیں۔

دیکھیں یاد رکھیں یہ عذاب ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اللہ تعالیٰ ہم سب کو محفوظ فرمائے (آمین) جب کوئی بدعتی بدعت میں مگن ہو جاتا ہے یا بدعت کرتا رہتا ہے اس کی زندگی میں سے اللہ تعالیٰ اتنی سنت خارج کر دیتا ہے یہ انصاف ہے اللہ تعالیٰ کا یہاں تک کہ جب فرائض چھوٹ جاتے ہیں کیونکہ جب بدعت پر عمل کیا جاتا ہے (سنتیں وہ سنتیں نہیں یعنی جو فرض کی ضد میں سنتیں ہیں وہ نہیں) سنتیں وہ جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راستے ہیں جو ہمارے اوپر فرض ہیں جن کی اتباع کرنا پھر فرائض کی ادائیگی میں بھی پیچھے رہ جاتے

ہیں پھر عشاء کی نماز گئی، مغرب کی تو کبھی پڑھ لی کبھی نہ پڑھی تیاری میں کیونکہ اصل جاگنا رات کو ہوتا ہے نا! لگے رہتے ہیں قوالیوں میں اور گانے بجانے میں ساری رات اور فجر سے پہلے بے ہوش ہو جاتے ہیں سو جاتے ہیں نماز بھی گئی! عشاء کی بھی گئی فجر کی بھی گئی! (سبحان اللہ)۔ بدعت، ہر بدعت گمراہی ہے اور گمراہی کا ٹھکانہ جو ہے وہ جہنم ہے (نعوذ باللہ من الخذلان)۔

تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللهُ﴾ یہ علامت ہے یہ شرط ہے اللہ تعالیٰ سے سچی محبت کی اگر یہ علامت یہ شرط نہ پائی جائے تو پھر محض دعویٰ ہی رہتا ہے اور دعویٰ کرنے والے اُن لوگوں کے برابر ہر گز نہیں ہو سکتے جو سچی محبت کرنے والے ہیں نہ دنیا میں اور نہ ہی آخرت میں۔

"ومن السنة" اب یہ آیت کریمہ اتباع کے دلائل آپ کے سامنے آ گئے ہیں اب سنت میں سے احادیث میں سے شیخ صاحب حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

"ومن السنة أحاديث كثيرة" (بہت ساری احادیث ہیں) "منها" (اُن میں سے) "قوله صلى الله عليه وسلم" (اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان) "عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي" (میری سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھنا)۔

عَلَی وجوب کے لیے ہوتا ہے ﴿وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾ (آل عمران:97) حج واجب ہے مستحب ہے یا سنت ہے کیا ہے؟ واجب ہے۔ ارکان اسلام میں سے پانچواں رکن ہے اور فرض ہے کہ نہیں؟ فرض ہے۔ کس نے کہا؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ﴾ یہاں پر حرف الجر عَلَی اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے جو وجوب کے لیے ہوتا ہے۔

تو "عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي" یعنی میری سنت تمہارے اوپر واجب ہے کہ نہیں؟ واجب ہے "عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي"۔ "وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ مِنْ بَعْدِي" اور میرے خلفائے راشدین ہدایت یافتہ میرے بعد میں آنے والے کی

سنت بھی کیا ہے علیکم ہے کہ نہیں؟ علیکم وجوب کے لیے ہے کہ نہیں؟ یہ بھی تمہارے اوپر فرض ہے میری سنت میرے راستے کو اختیار کرنا میرے راستے کی اتباع کرنا، میرے نقش قدم پر چلنا اور میرے خلفائے راشدین کی سنت پر چلنا ان کے نقش قدم پر چلنا بھی تمہارے اوپر واجب ہے اور فرض ہے۔ کتنی مضبوطی سے ہم اس سنت کو تھامیں؟ "عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ" (اپنے نوکیلے دانتوں سے (ہاتھوں سے نہیں نوکیلے دانتوں سے) مضبوطی سے تھامے رکھو)۔

یعنی آپ الفاظ دیکھیں یعنی مضبوطی کی انتہا! جسم کا وہ کون سا حصہ ہے جس میں اگر آپ کوئی محسوس چیز سب سے زیادہ مضبوطی کے ساتھ پکڑنا چاہتے ہیں وہ کیا ہے؟ یہ دانت ہی ہیں (بعض لوگ کہتے ہیں ہاتھ)۔ ہاتھ سے رسی چھوٹ سکتی ہے اگر آپ نوکیلے دانتوں سے کوئی رسی چبا کر دیکھیں جبڑا تو نکل جائے گا اگر دانت واقعی مضبوطی سے بند کیا ہوا ہے رسی نہیں نکلے گی۔ اور میڈیکل سائنس کے مطابق سب سے زیادہ پاور فل مسلز (powerful muscles) گوشت کے پٹھے کون سے ہیں؟ یہ نہیں جو بازو والے ہیں جو یوں کرتے ہیں نا لوگ باڈی بلڈرز جو ہیں اپنے ڈولے شولے دکھاتے ہیں، اور نہ ہی یہ رانوں والے گوشت کے ٹکڑے ہیں۔ یہ بڑے ہیں شکل میں خوبصورت بھی لگتے ہوں گے لیکن جو سب سے مضبوط ہیں وہ کون سے ہیں؟ یہ جو جبڑے کے پٹھے ہیں سب سے زیادہ مضبوط ہیں۔

اپنے ہاتھوں سے کبھی کوئی اخروٹ کسی نے توڑا ہے یا بادام توڑ سکتے ہیں؟ دانتوں سے توڑ سکتے ہیں کہ نہیں؟ توڑ سکتے ہیں نا۔ تو پھر کیسے ٹوٹے ہیں؟! کہتے ہیں نہیں یہ دانٹ سخت ہوتے ہیں اس لیے۔ چلو ہاتھ میں لوہا لے لو کوئی لکڑی لے لو کچھ سخت چیز لے لو اور پھر توڑ کر دکھاؤ مشکل ہے کہ نہیں؟ شاید بعض توڑ بھی لیتے ہوں گے نہیں پتہ شاید زیادہ پاور ہو گی لیکن دانتوں سے شاید یہ بچہ بھی توڑ لے گا، نہیں!۔

تو زیادہ تر مضبوط جو ہیں "عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ"۔ "وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ" (میں تمہیں خبر در کرتا ہوں (کس چیز سے؟ "مُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ"، "مُحْدَثَاتِ" نئی چیزیں (محدثہ کی جمع ہے) "الْأُمُورِ" اُمر کی جمع ہے) دین میں

نئی چیزیں ہر گز ایجاد مت کرنا (میں تمہیں خبر دار کرتا ہوں))۔ کیوں؟"فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ"(کیونکہ ہر نئی چیز ایجاد کرنا دین میں بدعت ہے)"وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ"(اور ہر بدعت گمراہی ہے)"وَكُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ"(اور ہر گمراہی آگ میں ہے جہنم میں ہے)۔

(واضح حدیث ہے دلیل ہے کہ نہیں؟ حفظ کرنا ہے یاد کرنا ہے)۔

"وقوله صلى الله عليه وسلم"(اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں)"تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي"(میں تمہارے لیے ایسی چیز چھوڑ کر جارہا ہوں اگر اس کو تھامے رکھو گے کبھی گمراہ نہ ہونے پاؤ گے میرے بعد)۔

"لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي"یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موجود ہیں الحمد للہ گمراہی کا امکان نہیں ہے۔ جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے براہ راست سنتے ہیں قال اللہ و قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو مضبوطی ہے علم ہے نور ہے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے کے بعد علم میں کمی بھی آئے گی۔ جیسے جیسے زمانہ دور ہوتا جائے گا علم میں عمل میں تقویٰ میں کمزوری تو آتی جائے گی کہ نہیں؟ آتی جائے گی جیسا کہ اس کی مثال دیکھیں کہ یہ لائٹ ہے اوپر یعنی آپ جتنا لائٹ کے قریب جائیں گے اوپر اتنی ہی روشنی بڑھے گی اور وضاحت زیادہ ہوگی جتنا دور جائیں گے آپ اتنی کمی ہوگی کہ نہیں؟ اور قرآن مجید نور ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان اور ہدایت نور ہے تو یہ جو نور ہے جتنا آپ اس سے دور ہوتے جائیں گے زمانہ دور ہوتا جائے گا اس میں کمی ہوتی جائے گی۔ تو اس لیے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ میرے بعد گمراہ نہ ہونے پاؤ جب تک تم اس چیز کو جس کو میں چھوڑ کر جارہا ہوں تھامے رکھو گے تو گمراہ نہ ہونے پاؤ گے۔ کیا چیز ہے؟"كِتَابَ اللَّهِ وَسُنَّتِي"(اللہ تعالیٰ کی کتاب اور میری سنت اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں)۔

کیا کتاب کافی نہیں ہے؟ جی ہاں کتاب کافی نہیں ہے، اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کتاب یعنی قرآن مجید کی بہترین تفسیر اور شرح کرنے والی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں نماز کا طریقہ سکھایا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ﴿وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ﴾ (البقرة:43) طریقہ کہاں سے ملا؟ ﴿اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ﴾ کتاب اللہ ہے اور نماز کا طریقہ فجر کی دو رکعت، عصر کی چار رکعت یہ کیا ہے؟ ”سُنَّتِي“۔ ”كِتَابَ اللهِ وَسُنَّتِي“ جب تک ایک ساتھ ہیں تو دین پر عمل کرنا ممکن ہے جب جدا ہو جائیں گے تو دین پر عمل کرنا ناممکن ہے۔ اور پھر سمجھیں گے کیسے؟ صحابہ کرام اور سلف کی سمجھ کے مطابق یہ قید بھی لازمی ہے۔

تیری دلیل حدیث ”وقوله صلى الله عليه وسلم“ (اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں) ”مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ“ (جس نے کوئی عمل کیا جس پر ہمارا عمل نہیں ہے پس وہ رَد ہے مردود ہے وہ)۔

مسلم کی روایت ہے لیکن کیونکہ بخاری کی روایت میں ذکر نہیں کیا گیا تو اس لیے اس میں متفق علیہ نہیں ہے لیکن من أحدث بھی اس میں شامل کر دیا ہے کیونکہ جب الگ سے بیان کی جاتی ہے نا روایت ”مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا“ تو متفق علیہ لکھا جاتا ہے اور اس روایت کو جو صحیح بات آپ کی ہے کہ صحیح مسلم کی روایت ہے یہ (واللہ أعلم)۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (19: کن سلفیاً علی الجادۃ) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست نہیں کیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔